© rasailojaraid.com

عبداللطیف خالد چیمہ *

متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کا قیام

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی اسلام و وطن دشمن سرگرمیوں کے سد باب کے لیے تمام مکاتبِ فکر کا ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر جد وجہد کو منظّم کرنا ہم سب کی روایت رہی ہے۔

۱۹۵۳ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے تمام مکاتبِ فکر اور دینی حلقوں کو مجلس احرار اسلام کی میز بانی میں ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کے پلیٹ فارم پر یکجا فرمایا۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میز بانی میں ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' پوری طرح سرگرمِ عمل ہوئی۔ اب جبکہ پھر فتنۂ ارتداد سر اٹھا رہا ہے، سابق صدر پرویز کے دورِ اقتدار میں قادیانی فتنے کو پوری طرح پروان چڑھایا گیا اور موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد قادیانی اور ان کے پشت پناہ حلقے اور زیادہ سرگرم ہو گئے۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم قادیانیوں کو مکمل شیلٹر فراہم کر رہی ہیں اور ۱۹۷۴ء والی قرار دادِ اقلیت اور ۱۹۸۴ء والے امتناعِ قادیانیت ایکٹ کو ختم یا غیر مؤثر کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ ان سازشوں کے تانے بانے بین الاقوامی طاقتوں اور لابیوں سے ملتے ہیں۔ اسرائیلی فوج میں چھے سو پاکستانی قادیانیوں کا صہیونی خدمات انجام دینے اور تل ابیب میں قادیانی مشن کی سرگرمیاں کوئی راز نہیں رہا۔ قومی سلامتی کونسل کے سابق سیکرٹری جنرل اور سابق صدر پرویز مشرف کے معتمدِ خاص طارق عزیز کو انڈیا میں سفیر کے طور پر متعین کرنے اور ایوانِ صدر کے لیے طارق عزیز کی خدمات حاصل کرنے کی خبریں بھی منظر عام پر آ چکی ہیں۔ نیز طارق عزیز اور مشیرِ داخلہ رحمٰن ملک کی مبینہ عزیز داری کو چھپانا ممکن نہیں رہا۔ صدر آصف علی زرداری کو خوب یاد ہو گا کہ گزشتہ دور میں جب وہ زیرِ عتاب تھے تو ان کے خلاف مقدمات میں قادیانی لابی اور قادیانی وکلاء کا کتنا اہم کردار رہا ہے اور وہ وہ کتنے سرگرم تھے۔ سابق حکمران پارٹی کے سیکرٹری جنرل مشاہد حسین سید نے قومی انتخابات سے پہلے امریکہ میں یہ بیان دیا تھا کہ ''قانونِ توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں انتخابات کے بعد ترمیم کی جائے گی۔'' نئی حکومت نے ایوانِ صدر کو قادیانیت کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ قادیانی اور قادیانی نواز سفارت کار بیرونی سفارت خانوں میں متعین کیے جا رہے ہیں۔ وزارتِ خارجہ اور دیگر اہم ترین اور پالیسی ساز اداروں میں قادیانی بھرتی زوروں پر ہے۔ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد نے اسی مہینے کے تیسرے عشرے میں برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں تیس سے زائد ارکان پارلیمنٹ سے قادیانی جشن صد سالہ کے حوالے سے خطاب کیا۔ اس تقریب میں پاکستان کے علاوہ انڈونیشیا کو بھی خاص طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ ان ممالک میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی ہے۔ مرزا مسرور احمد نے اس موقع پر کہا کہ احمدی جماعت، اسلام کی اصل نمائندہ جماعت ہے۔ ہماری رائے میں یہ سب کچھ اُسی انٹرنیشنل لابنگ کا حصہ ہے جو قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف کر رہے ہیں۔

* سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنہی حالات کوملحوظ رکھتے ہوئے بعض سرکردہ حضرات کی مشاورت سے یہ طے پایا کہ ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کے دیرینہ اور مشترکہ پلیٹ فارم کا احیاء ہونا چاہیے اور اس کے لیے ممکن حد تک تھوڑی بہت کوشش بھی کی گئی۔ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم عالیہ (اللہ ان کو صحت عطاء فرمائیں) اگر بیمار نہ ہوتے تو ہم براہِ راست اُن سے درخواست کرتے کہ وہ حکم فرمائیں، لیکن ایسا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے راقم الحروف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان، جماعتِ اسلامی، جمعیت اہل حدیث، تنظیم اسلامی اور خاکسار تحریک سمیت دیگر جماعتوں اور متعدد سرکردہ شخصیات کو دعوت دی کہ وہ ۱۹/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو دفتر احرار لاہور میں مشاورتی اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ چنانچہ قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں طویل مشاورت کے بعد مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا (اعلامیہ اس اشاعت میں شامل ہے) اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے دوبارہ احیاء کو وقت کی ضرورت قرار دیا گیا۔ مجلس عمل کے قائدین سے اپیل کی گئی کہ وہ اس مشترکہ فورم کو دوبارہ متحرک کرنے کے لیے جلد پیش رفت فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہوا کہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے دوبارہ متحرک اور منظّم ہونے تک جدوجہد کے آغاز کے لیے ''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' قائم کی جائے گی جو ابتدائی طور پر دینی جماعتوں کے درمیان اس سلسلہ میں رابطہ وتعاون بڑھانے اور رائے عامہ کو منظّم کرنے کے لیے کام کرے گی۔ چنانچہ ۱۹/ اکتوبر کے مشترکہ اجلاس کے داعی مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور راقم نے مختلف دینی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کے بعد ۱۶ رکنی نمائندہ رابطہ کمیٹی کا اعلان کر دیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ نومبر کے وسط میں ایک باضابطہ اجلاس بلا کر تفصیلی پروگرام کا اعلان کیا جائے گا۔

ہماری درخواست ہے کہ تمام دینی حلقے صورتحال کی سنگینی کا احساس فرماتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے سنجیدگی کا مظاہرہ فرمائیں اور بغیر کسی مصلحت یا سیاسی مجبوری کے ماضی کی طرح تحریک ختم نبوت کو از سرِ نو منظّم کرنے کے لیے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وختم نبوت کے تحفظ کے لیے یک جان ہو کر جدوجہد کی توفیق سے نوازے۔ آمین، یارب العالمین!

اعتذار

''نقیبِ ختم نبوت'' (بابت جولائی ۲۰۰۷ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ، جلد ۱۸، شمارہ ۷) میں انیف کاشر، کا مضمون بعنوان ''تری پرواز لولاکی نہیں ہے'' شائع ہوا تھا۔ جس پر ہمارے بہت سے قابل احترام مہربانوں کو شکوہ پیدا ہوا جو اُن کا حق تھا۔ ہم اُس مضمون کی اشاعت پر تہہ دل سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com